آدمی انتہائی درجہ کا ڈھیٹ اور کج بحث ہو اور دوسرے ایک سچائی کے ارد گرد گمراہیوں کا ایک ایسا گھنا اور تاریک جنگل اگانے میں مہارت رکھتا ہو، جس میں اُس کے خیال کے مطابق وہ سچائی کو کچھ دیر کے لیے چھپا سکے۔ یہی پالیسی مرزا غلام احمد قادیانی اور اُن کے متبعین نے اختیار کی ہے۔ انہوں نے اسلام کی ایک بدیہی حقیقت سے جب انکار کرنے کا عزم کیا تو اُن کے لیے اس کے سوا کوئی چارۂ کار نہ تھا کہ وہ گمراہ کن نظریات کا ایک ایسا زبردست طوفان اُٹھائیں جن میں لوگوں کے فکری جہاز بے لنگر ہو کر اِدھر اُدھر بھٹکنے لگیں اور اس طرح وہ چند لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لے جانے میں کامیاب ہو جائیں۔ اگر ایک طرف مرزا صاحب اور اُن کے رفقاءِ کار اس قسم کی ناپاک کوششوں میں مصروف تھے تو دوسری طرف علمائے حق بھی ان سے غافل نہ ہوئے۔ وہ برابر ان لوگوں کی چالاکیوں اور عیاریوں کا پردہ چاک کرتے رہے۔ زیرِ تبصرہ کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک نہایت ہی اہم کڑی ہے جس میں اس دجل و فریب کا نہایت کامیابی سے جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ کتاب چار حصص پر مشتمل ہے۔ پہلے حصہ میں فاضل مصنف نے نہایت عمدگی سے اس چیز کو بیان کیا ہے کہ مرزا صاحب کس طرح عیاری اور ہوشیاری کے ساتھ آہستہ آہستہ نبوت کے دعویدار بنے۔ دوسرے حصے میں انھوں نے قرآنِ حکیم سے عقیدۂ ختمِ نبوت کے حق میں واضح دلائل اور شواہد پیش کیے ہیں اور اُن غلط فہمیوں کو بھی دور کیا ہے جن کو فتنہ پردازوں نے مخصوص مصلحتوں کے پیشِ نظر پھیلایا ہے۔ تیسرے حصہ میں حدیث سے اور چوتھے میں صحابۂ کرام اور تابعین سے اس عقیدہ کی تائید کی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں جناب مفتی صاحب نے اس امر کی بھی تصریح کی ہے کہ نبوت کی تقسیم تشریعی، غیر تشریعی یا ظلی و بروزی یا مجازی، سب من گھڑت باتیں ہیں جن کا قرآن و حدیث میں کوئی نشان نہیں ملتا۔ پوری کتاب بڑے علمی انداز میں لکھی گئی ہے اور مرزائیت کے خلاف جو لٹریچر اب تک لکھا گیا ہے اُس میں یہ قابلِ قدر اضافہ ہے۔ کتاب کا معیارِ کتابت اور طباعت گوارا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جوانی | از ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب ناشر دارالادبیہ پاکستان